السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی پرائیویٹ پارٹی نے کچھ زرعی رقبہ خریدا تاکہ اسے رہائشی پلاٹوں کی صورت میں آگے فروخت کیا جائے ،اس میں بچوں کے کھیلنے کے لئے ایک پارک بھی چھوڑ اگیا، اب وہاں آبادی ہوچکی ہے ۔ اہل محلہ نے مذکورہ پارک کے ایک کونہ میں (جوکہ ایک تکون سی بننے کی وجہ سے پارک کے استعمال میں نہ تھا) ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کی ہے جس کی چاردیواری تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور معاملہ چھت تک پہنچ چکا ہے، اب کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ اس جگہ مسجد نہیں بن سکتی، کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ رائج الوقت قانون کے مطابق یہ ضروری ہے کہ اگر کوئی پارٹی کسی زرعی یا بے آباد زمین کو رہائشی پلاٹوں کی صورت میں فروخت کرنا چاہتی ہے توسب سے پہلے مجوزہ کالونی کا نقشہ متعلقہ محکمہ کو پیش کردے ۔ اس نقشہ میں سڑکوں، سکول، پارک اور مسجد کا ہونا ضروری ہے ۔ کیونکہ ان تمام چیزوں کا تعلق مشترکہ مفادعامہ سے ہے ۔

صورت مسؤلہ میں سڑکوں اورپارک کے لئے توجگہ چھوڑدی گئی ہے لیکن مسجد کے لئے جگہ نہ چھوڑ کر مالکان نے مذہب کے ساتھ اپنی ''وابستگی''کوظاہر کیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے توانہوں نے اپنی رہائش سے پہلے مسجد بنانے کوترجیح دی تاکہ امت کو یہ سبق دیا جائے کہ رہائشی منصوبے میں مسجد کی اہمیت بہت زیادہ ہے ۔ لیکن افسوس کہ ہم نام نہاد مسلمان چند ٹکوں کے لالچ میں اس اہم معاملہ کی طرف توجہ نہیں دیتے ۔ مسجد بھی ایک مشترکہ مفادہے کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی ،اب چونکہ وہاں اہل محلہ کو خیال آیا ہے کہ یہاں مسجد کا ہونا ضروری ہے تو مجوزہ جگہ پر مسجد تعمیر ہوسکتی ہے کیونکہ وہ جگہ پارک کے استعمال میں نہیں آسکتی ،لیکن پیش بندی کے طورپر ایک بات کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ وہاں مسجد توایک ہی تعمیر ہوگی ،موجودہ مذہبی تکدر کے پیش نظر اسے اکھاڑانہ بنایا جائے اورنہ ہی اسے کسی کے لئے ذریعہ معاش بننے دیا جائے بلکہ اہل محلہ آپس میں مل جل کر مسجد کی آبادی کے لئے کسی ایسے معقول مزاج امام کاانتخاب کریں جوسب کے لئے قابل قبول ہواوراسے شروع ہی سے مذہبی چھیڑچھاڑ سے اجتناب کرنے کی تلقین کردی جائے ۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:77